OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

Al-Qamar, Volume 4, Issue 1 (January-March 2021)

# حضرت سلطان باہوؒ کی علمی و تصنیفی خدمات: ایک مطالعہ

# A Study of Scholarly and Writing Services of *Hadrat Sultan Bahu*

**Dr. Khushbakht Alia**

*Visiting Faculty Member BZU Multan*

**Dr Muhammad Amin**

*PhD Islamic Studies BZU Multan*

**Dr. Samiullah**

*Assistant Professor of Arabic, University of Education, Lahore (Jauharabad Campus)*

## Abstract

Sultan Bahu is the most prominent saint and Punjabi poet in sub-continent. Everyone is convinced of his Scholarly and authorial services. In this research, his writings and books have been studied that are available in any library or in the custody of any person of his family members. of the 139 writings and books of Sultan Bahu, 34 are still available today after the great efforts of Sultan Altaf Ali and his family members. Some of them are in process of publishing and many are published. The themes and the Sufi thoughts of these works have been briefly introduced.

**Key Words:** Sultan Bahu, writings, Sufi thoughts, scholarly services

## تمہید

برِ صغیر کے معروف روحانی اور صوفی بزرگ حضرت سلطان باہو کی علمی اور روحانی خدمات نا قابلِ انکار ہیں۔ آپ نے پنجابی زبان کے رچنائی لہجے میں خوبصورت روحانی اور صوفیانہ شاعری بھی کی جنکے ابیات کی تعداد سات ہزار کے قریب ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے عوام الناس کی اصلاح کیلئے فارسی زبان میں ایک غزلیات کا مجموعہ بھی تحریر کیا جس سے آج بھی اہلِ ذوق مستفید ہو رہے ہیں۔ مزید براں نثری فارسی زبان میں بھی انکی تصنیفی خدمات راہِ سلوک کے طالبین کو فیض یاب کر رہی ہیں۔ زیرِ نظر تحقیق میں سلطان باہو کی اسی علمی اور تصنیفی خدمت کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ عصرِ حاضر میں حضرت سلطان باہو کی کل ایک سو انتالیس کتابوں اور تصانیف میں سے میں سے صرف چونتیس تصنیفات کسی لائبریری، مکتبہ یا کسی شخصیت کے ہاں

موجود ہیں اور ان میں سے زیادہ تر مخطوطات اور مطبوعہ تصانیف ان کے خاندان کے لوگوں کے پاس موجود ہیں۔ اگر کچھ کتابیں خاندان کے لوگوں کے پاس نہیں تھیں تو انہوں نے مریدین سے منگوا کر تحقیق و ترتیب کے بعد چھپوایا اور کچھ ابھی چھپوانے کے مراحل میں بھی ہیں۔ اِس پر العارفین پبلیشرز کے بانیان سلطان اصغر علی صاحب اور انکے صاحبزادگان سلطان محمد علی اور احمد علی نے بڑا کام کیا۔ انہوں نے مختلف جگہوں سے حضرت سلطان باہو کے مخطوطات تلاش کروا کر سَید امیر خان نیازی سے ترجمہ و تحقیق کروا کے طبع کرایا۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر سلطان الطاف علی نے بھی اِس سلسلے میں گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ انہوں نے خطی نسخوں کو جمع کر کے ان کی تحقیق، ترجمہ اور تشریح کر کے اپنے پبلشرز سے طبع کروا کر نشر کیا اور ضائع ہونے سے بچا لیا۔ مزید براں حضرت سلطان باہوؒ کی کتب ورسائل کے ترجمہ، تحقیق، تدوین اور تشریح میں ڈاکٹر کے بی نسیم کا بھی کلیدی کردار رہا جنہوں نے اپنی عمر کا آخری حصہ اسی کام میں صرف کیا۔ ان تمام نے جو کوششیں کیں اُس کے نتیجے میں جو تصنیفات منظرِ عام پر آئیں اُن میں سے ایک دیوانِ باہو ہے جو فارسی زبان میں غزلوں پر مشتمل ہے اور ایک پنجابی زبان میں سی حرفی ابیات پر مشتمل ابیاتِ باہو ہے جو خاص وعام میں بہت مقبول ہے۔ ان کے علاوہ بتیس نثری کتب ورسائل ہیں جو فارسی زبان میں لکھے گئے ہیں۔ اِن سب کی تفصیل حسبِ ذیل ہے:

**1- ابیات باہو**

قدیم پنجابی زبان جو ضلع جھنگ، خانیوال، خوشاب اور سرگودھا میں بولی جاتی ہے۔ اس میں لکھی گئی منظوم کلام کا مجموعہ ہے جو دو سو دو ابیات پر مشتمل حروفِ ہجائی کی ترتیب میں سی حرفی لکھی گئی ہے۔ ڈاکٹر سلطان الطاف علی نے تحقیق و تدوین کے ساتھ ترجمہ اور شرح کر کے 1975ء میں شائع کروائی اور پھر باہو پبلیکیشنز لاہور سے سن 2005ء/[1426ھ] میں پہلی مرتبہ اسے شائع کرایا۔ اور پنجم بار اشاعت 2014ء/[1435ھ] میں ہوئی۔ تقریباً 600 صفحات پر مشتمل یہ شرح ہے۔ جس میں پہلے بیت دیا گیا ہے پھر اسکا اردو زبان میں ترجمہ اور پھر اسکی شرح بیان کی گئی ہے۔ ان کے اسلوب کی ذیل میں مثال دی گئی ہے جس سے ان کا طریقہء تحریر آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے:

الف اندر وچ نماز اساڈے ہکسَے جا نتیوے ھو
نال قیام رکوع سجودے کر تکرار پڑھیوے ھو
ایہہ دل ھجر فراقوں سڑیا ایہہ دم مرے نہ جیوے ھو
سچا راہ محمد ﷺ والا باھو جئیں وچ رب لبھیوے ھو

ترجمہ: 1- ہماری نماز (عشق وحدت ذات) ہمارے (محراب دل کے اندر رہے جو کہ) ایک ہی جگہ نیت کی جاتی ہے۔

2- یہ نماز عشق ذات) قیام ورکوع وسجود کیساتھ باتکرار پڑھی جاتی ہے۔

3- اس قدر قرب صلاۃِ دائم کے باوجود میرا یہ دل ہجر وفراق سے جلتا ہے اور یہ دم کشمکش موت وحیات میں مبتلا ہو کر نہ مرتا ہے اور نہ جیتا ہے۔

4- اے باہو! راہِ حق تو (یہی راہِ اطاعت ومحبت) محمد رسول اللہ ﷺ ہے جس راہ میں (وصال ودیدار) رب تعالی جل شانہ ملتا ہے۔

## تشریح

سلطان باہو عاشق کی نماز صلاۃ دائم کا بیان کرتے ہیں اور یہ نماز فراق محبوب (حقیقی کی صورت میں دل کی کیفیات میں مسلسل جاری اور یہی وہ طریق ہے، جسے سیدنا محمد ﷺ نے اپنایا۔ سلطان باہو کہتے ہیں۔ طالب قادری دنیا سے غسل کرلیتا ہے اور

آخرت سے وضو کرتا ہے اور دوگانہ نماز اس ترتیب سے پڑھتا ہے کہ اشغال ذکرِ الٰہی سے یگانہ ایک ایک رکعت میں: ﴿ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ[1]﴾ اور دوسری رکعت میں: ﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا (3) مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ[2]﴾ پڑھتا ہے اور رکوع و سجود میں اپنے آپکو فنا کرکے نیاز حاصل کرتا ہے اور قعدہ میں بے حساب پڑھتا ہے۔ (مذکورہ تشریح میں گنج الاسرار، ص:10 کا حوالہ دیتے ہیں) سلطان باہو کے عصر کے بزرگ رحمان بابا (1042/[1633]-1118/[1706]) ہجر و فراق کے بارے میں لکھتے ہیں جسے دنیا میں محبت کا کاروبار پسند ہوا اسکو قتل کرنے کیلئے ہجر کے خنجر بنائے جاتے ہیں۔[3] سنتِ محمدی صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جس کا اوپر ذکر ہوا ہے کی سچائی پر قرآن حکیم میں فرمان وارد ہوتا ہے: ﴿من یطع الرسول فقد أطاع اللہ[4]﴾ اور پھر حکم ہوتا ہے ﴿ومن یطع اللہ والرسول فأولئك مع الذین انعم اللہ علیھممن النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن أولئك رفیقا[5]﴾ سلطان باہو کہتے ہیں ایک روز شیخ جنید بغدادی اور شیخ شبلی دونوں شہر سے باہر جنگل کی طرف جارہے تھے کہ راستے میں نماز کا وقت ہوگیا، دونوں صاحبوں نے وضو کرکے نماز کا ارادہ کیا کہ اس اثنا میں مزدور آیا اور اپنے سر سے لکڑیوں کا گٹھا اتار کر وضو کیا اور انکے پاس آگیا، انہوں نے پہچان لیا کہ یہ شخص اولیاء اللہ میں سے ہے اور ان دونوں نے اسے امام بنایا اور خود مقتدی بنے۔ مگر اس بزرگ نے ہر رکوع و سجود میں بہت دیر لگائی جب نماز سے فارغ ہوئے تو شیخ نے پوچھا کہ رکوع و سجود میں اس قدر دیر کیوں لگائی، اس بزرگ نے جواب دیا کہ ہر رکوع و سجود میں تسبیح کا جواب جب تک لبیک عبدی نہ سن لیتا تھا سر نہ اٹھاتا تھا اس لیئے رکوع و سجود میں دیر ہوتی تھی۔[6]

پس جو نماز باثواب نہیں ہوتی وہ نماز نماز نہیں بلکہ وہ دل کی پریشانی ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ حی و قیوم ہے اور اسکے ہاں کوئی بت پرستی نہیں ہے کہ انہیں بت کی طرح کوئی جواب نہ ملے۔ بت مردہ ہیں اور خدا حی و قیوم ہے۔ جب کوئی بندہ اسکو پکارتا ہے تو وہ اسے جواب دیتا ہے۔ اس لیئے حدیث میں آیا ہے **لا صلاۃ الا بحضور القلب** یعنی سوائے حضورِ قلب کے نماز کامل طور پر ادا نہیں ہوتی اس لیئے نماز خدا تعالیٰ کی طرف کامل توجہ اور یکسوئی سے ہو ورنہ وہ ایک پریشانی اور جدائی ہوتی ہے۔ فقیر باہو کہتا ہے کہ اہلِ نماز کیلئے رکوع و سجود میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے لبیک عبدی جواب ملتا ہے اور عارف باللہ کے لیئے ہر دم اور ہر ساعت و ہر لحظہ لبیک عبدی کا جواب موجود ہے۔ قرآنِ حکیم میں راہِ محمدی کی سچائی پر وارد ہوتا ہے یسین والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم (ترجمہ) اے سید قسم ہے قرآن محکم کی تحقیق تو البتہ بھیجے ہوؤں سے ہے اوپر راہ سیدھی کے۔

یہ مثال پروفیسر سلطان الطاف علی کے ابیاتِ باہو کی شرح کا ایک بہترین نمونہ ہے اسی سے ان کے طریقِ تشریح کا انداز سمجھا جاسکتا ہے۔

**2- اسرارِ قادری**

یہ سلیس اور سادہ فارسی نثری تحریر ہے۔ اس رسالے کا فارسی متن آج تک طبع نہیں ہوا۔ البتہ اس کا اردو ترجمہ ملتا ہے۔ اس کتاب کا قلمی نسخہ محمد بخش ولد اللہ دتہ ساکن ٹبہ شریف نزد کوٹ شاکر نے 1307ھ/[1890ء] میں تحریر کیا جو 155 صفحات پر مشتمل ہے۔ جو نسخہ راقم کے پاس ہے وہ العارفین پبلیکیشنز لاہور سے 2010ء/[1431ء] میں چھپا ہوا ہے۔ تحقیق و ترجمہ سید امیر خان نیازی صاحب نے کیا۔ فقیر گل محمد سندھی آف پہاڑ پور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان لکھے ہوئے قلمی نسخے کو بنیاد بنایا گیا ہے جو 1335ھ/[1917ء] کا لکھا ہوا ہے۔ دائیں صفحے پر فارسی متن اور بائیں صفحے پر اردو ترجمہ تحریر کیا گیا ہے۔ اس کا فارسی متن ردو ترجمہ کے ساتھ 177 صفحات کو شامل ہے۔

**مضامین**

اس تصنیف کو پانچ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ بابِ اول میں ابتدائیہ کے طور پر حمد وصلاۃ کے بعد مصنف نے اپنا مختصر تعارف کرایا۔ پھر علم کی دو قسمیں: علم المعاملہ اور علم المکاشفہ کا تذکرہ ہے اور اسکے ساتھ ذکر اللہ کی ترغیب دیتے ہوئے وجودِ آدم کو کائنات کے ساتھ تشبیہ دی۔ اسی باب میں ہی قطب و غوث کے مراتب کا تذکرہ بھی کیا اور علم کی فضیلت بھی بیان کی گئی۔ بابِ دوم میں اقسامِ توجہ، تصوف کے مقاماتِ فلسفہ: جیسے علم کا مقام، بخشش کا مقام، عطا کا مقام، معرفت کا مقام، فضل کا مقام اور مقامِ توکل وغیرہ۔ مزید براں اس باب میں اسم اللہ ذات کی فکر اور ذکرِ قلب بھی بیان کیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ قادری سلسلے کے مرتبے اور فقر کی فضیلت اور مرتبے بھی بیان کیا گیا ہے۔ باب سوم میں دعوت بر قبور، سات اقسام کشف، فقیر کامل، مذمت بدعت و سرود، خواہش نفسانی، حسن پرستی، واقعہ موسیٰ وخضر علیہما السلام، خلق عظیم اور تحقیقات وغیرہا پر دلچسپ صوفیانہ بحث کی گئی۔ چہارم باب: مشقِ اسم اللہ اور تصور کا بیان کیا گیا ہے۔ بابِ پنجم میں اسماء اللہ الحسنیٰ سے حاضرات کا طریقہ ذکر ہوا ہے۔

### 3- امیر الکونین

رسالے کے ترجمے کا مخطوطہ حضرت جی ولد محمد دین برہانی کا سال 1332ھ /[1914ء] کا لکھا ہوا ہے۔ رسالہ مذکورہ کے 276 صفحات ہیں۔ جو نسخہ راقم کے پاس ہے وہ محمد علی چراغ کا اردو ترجمہ ہے جس کے 216 صفحات ہیں۔ اس کو نذیر سنز پبلیشرز لاہور نے 2006ء /[1427ھ] میں شائع کیا۔

#### مضامین

فقیر اور ملک فقر کے چار علاقے، علم اور عالم اور اہل اللہ، سلطان الوہم، دیدار کی حقیقت، حاجی کی حقیقت، معرفت اور ثابت قدمی کی تشریح کی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مادر زاد ولی اللہ کی تعریف اور ان کے مرتبے بھی بیان کیئے ہیں۔ اور کامل شیخ کو اولی الامر کے مقام پر فائز کیا گیا ہے اور شرحِ فقرِ عالم اور دعوت برائے فقیر کا ذکر ہے۔ کتاب سے ایک اقتباس بطور نمونہ ذیل میں ملاحظہ ہو: "شرحِ فقرِ عالم: جو عالم عارف باللہ اولیاء اللہ حق الیقین، ولی اللہ، تلمیذ الرحمان ہوتا ہے، دنیا اسکے پیچھے پیچھے رہتی ہے۔ ایسا شخص ساری دنیا پر غالب ہوتا ہے۔ دنیا کی عاجزی اور انکساری میں چاہے کتنی بھی التماس ہو وہ قبولیت حاصل نہیں کر سکتی۔ لیکن عارف باللہ فقیر تو ہمیشہ نبوی مجلس کی ہمیشہ والی حاضری میں رہتا ہے۔ اس قسم کا فقیر اویسی، سروری، سرمدی، اہلِ نور، صاحبِ دیدار، صاحبِ بقا، لقا والا، صاف باطن والا، حیادار اور صاحبِ نفس فنا ہوتا ہے۔"[7]

### 4- اورنگ شاہی

سال 1336ھ /[1918ء] میں درمیانہ قلم سے نستعلیق میں لکھا ہوا گل محمد سندھی کا خطی نسخہ ہے جس کے 23 صفحات ہیں۔ اس تصنیف کا یہ نسخہ پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی کے ذاتی مکتبے میں زیرِ مطالعہ لایا گیا۔ راقم کے پاس جو نسخہ ہے اس کے محقق ومترجم پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی مدظلہ ہیں۔ یہ تصنیف پہلی دفعہ سال 2011ء/[1432ھ] میں باہو پبلیکیشنز سے طبع کی گئی۔

#### مضامین

مذکورہ رسالہ کے مضامین: اورنگ زیب عالمگیر کی مختصر تعریف و تعارف، علمِ لدنی، شرح علم حاضرات، تصور اسم اللہ ذات، رسالہ میں سات اسماء: اللہ، للہ، لہ، ھو، محمد، فقر اور فنافی الشیخ کے تصور و محویت و تصرفِ عملی کے لیئے ہدایت و تلقین ہے۔ اور روحانی کی قبر پر دعوت، نقشِ وجودیہ، شریعت کا تحفظ، مرشد باحضوری، ابلیس کا مردود ہونا اور وحدت کے سات نقوش وغیرہ ہیں۔ اس رسالہ کا منہج سمجھنے کے لیئے مثال کے طور پر ایک پیرا پیش ہے، ملاحظہ ہو: "مرد آن است کہ ظاہرِ خود را در لباس شریعت بپوشد ودر باطن دریائے معرفت نوشد۔ این راہ حضوری گنج بخش

ورنج بردار قصہ خوانی وافسانہ دانی بیانی لاف گفتار نیست۔ باتجربہ آزمودہ کار از تصور اسم اللہ ذات پروردگار بالیقین باعتبار۔ ایں راہ مجاہدہ فرمودن نیست، مشاہدہ بنمودن راہ است۔"[8] طریقت میں مرد کا مقام وہ ہے جو اپنے ظاہر کو شریعت کے لباس میں مزین وملبوس رکھے۔ اور اپنے باطن میں معرفت کے دریا سے جام پی کر رکھے۔ یہ حضوری کا راستہ فائدہ مند اور جہد طلب ہے۔ یہ کوئی قصہ خوانی، افسانہ اور لاف زنی نہیں ہے۔ ایک آزمودہ کار تجربہ سے اسم اللہ ذات کے تصور میں یقین کے درجے کو پہنچتا ہے۔ اس راہ میں خالی مجاہدہ کا حکم نہیں بلکہ اس میں مشاہدہ عطا کرنے کا وسیلہ ہوتا ہے۔"[9]

### 5- توفیق الہدایت

نسخہ خطی مکتوبہ سال1334ھ /[1916ء] فقیر حضرت جی نے جلی قلم سے لکھا ہے۔ صفحات کی تعداد دو سو تیرہ /213 ہے۔ یہ نسخہ ڈاکٹر سلطان الطاف علی کی ذاتی لائبریری میں موجود ہے۔ جو نسخہ راقم کے پاس ہے وہ محمد شریف نقشبندی کا اردو ترجمہ ہے جس کو پہلی دفعہ سال1999ء /[1420ھ] میں اور بارِ دیگر 2015ء /[1436ھ] میں پروگریسو بکس لاہور سے نشر کیا گیا۔ اس ترجمہ کے 208 صفحات ہیں۔

**مضامین**

شروع کتاب میں سید انوار الحق ظہوری کی طرف سے لکھا گیا مقدمہ ہے اس کے بعد کتاب کی ابتدا ہوتی ہے۔ بعد از خطبہ مصنف حضرت باہوؒ مرشد کامل کی ذمہ داریاں، علامات اور طریقے کا ذکر کرتے ہیں۔ پھر شرحِ مشق اور اس کے بعد دعوت کی شرح کا ذکر ہے پھر دعوت کی تشریح میں مشکلات کو دور کرنے کا طریقہ، اہلِ دعوت کی پہچان اور فقیر کی پہچان وغیرہ کا بیان ہے۔

### 6- تیغ برہنہ

خطی نسخہ مکتوبہ صاحبزادہ نور حسین نے 1356ھ /[1937ء] میں تحریر کیا، یہ 40 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ نسخہ بھی ڈاکٹر سلطان الطاف علی کے پاس موجود ہے۔ اسکے علاوہ جو نسخہ زیرِ تحقیق لایا گیا ہے وہ محمد شریف عارف نوری کا اردو ترجمہ ہے۔ سید انوار الحق ظہوری کی تقریظ مع ترجمہ، مترجم کل 63 صفحات ہیں۔ پہلی دفعہ 1994ء /[1414ھ] میں چوہدری غلام رسول نے یہ رسالہ نشر کیا۔

**مضامین**

اس رسالہ میں مقدمہ کے بعد کامل مرشد و ناقص مرشد کی پہچان، حقیقتِ کُن، طریقہء قادری، علم ظاہر وعلم باطن، در مرید وطالب، اکتالیس جوہر کو بھی بیان کیا گیا جو کامل مرشد طالب میں ایک ہی نگاہ سے پیدا کرے تو بقول سلطان باہو وہ وحدت کی معراج تک پہنچ جاتا ہے، پھر ذکر وفقر کے مراتب وغیرہا کی تفصیل ذکر کی گئی ہے۔ مترجم نے اردو میں ترجمہ کیا ہے ساتھ میں فارسی عبارت نہیں ہے سوائے اشعار کے، اشعار فارسی میں دیئے گئے اور پھر ان کا اردو ترجمہ بھی کیا گیا ہے۔ ان کا منہج واضح کرنے کیلئے درج ذیل عبارت اس کتاب سے بیان کی جاتی ہے:" جاننا چاہیئے کہ قادری طالب مرید کوہ قافِ عنقاء شہباز کی طرح بلند پرواز ہوتا ہے اور چیل اور گدھ کی طرح مکھیوں پر نہیں گرتا"[10] "میں نے ساری عمر مخلص طالبِ حق کو نہیں دیکھا۔ زیادہ تر طالبین کا مقصد صرف سونا چاندی کا حاصل کرنا ہے۔ اگر مجھے کوئی مخلص اور طالب صادق ملے تو میں اسے ذاتِ نور کے وحدت میں غرق کر دوں۔ میں طالبین صادقین کیلئے رہنما ہوں۔ میں انہیں ایک نگاہ سے منتہی تک رسائی کرا دیتا ہوں۔ قادری مرشد کے ابتداء میں مرتبے یہ ہیں کہ قادری مرشد آنِ واحد میں حضور نبی غیب دان ﷺ اور اللہ کی وحدانیت اور لقاءِ الٰہی تک

رہنمائی کر دیتا ہے۔ اے حضرت باہو! جو بے نصیب لقاءِ الٰہی اور دیدارِ خدا کا انکار کرنے والا ہے وہ گلہ کرنے والا جھوٹا، منہ کالا اور دوزخ والا آدمی ہے۔[11]"

**7- جامع الاسرار**

سال 1370ھ /[1951ء] میں محمد بخش ولد اللہ ڈتہ قوم سیال نے یہ نسخہ قلمبند کیا جس کے 138 صفحات ہیں اور وہ پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی کی لائبریری میں موجود ہے۔

**مضامین**

اِس کتاب میں ذکر قلب واقسام قلب، ذکرِ نفس و روح، تذکرہ شیطان، بیانِ تجلی مقامات، تعبیرِ خواب، اسم اللہ واسم اعظم کا نقش، تعظیم وجودِ انسانی وغیرہ کی بحث بیان کی گئی ہے۔

**8- حجۃ الاَسرار**

غیر معلوم کاتب کا لکھا ہوا قلمی نسخہ ہے اور اس کے 40 صفحات ہیں۔ یہ رسالہ بھی پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی کی لائبریری میں موجود ہے۔

**مضامین**

اس کتاب میں انسانِ کامل، ذکرِ بندہ اور خدا، علم راہ اور مرشد رہبر، تذکرہ اہلِ علم و اہلِ فقر، ذکرِ کامل و ناقص، فکر فی آیات اللہ، ذکرِ وسیلہ اور فضیلت، فراستِ مؤمن، ذکر اثباتِ شریعت، ذکر علمِ لدنی، علم ظاہر واسم اعظم، حکایتِ فقیر مادر زاد ولی اللہ، ذکر مخالفتِ نفسِ امارہ واقسامِ فقر او غیرہ پر بات کی گئی ہے۔

**9- دیدار بخش**

یہ قلمی نسخہ کسی نامعلوم کاتب کا لکھا ہے جو 26 صفحات پر مشتمل ہے۔ پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی کی ذاتی لائبریری میں ہے۔ جو نسخہ راقم کے پاس ہے وہ فقیر الطاف حسین قادری کا اردو میں کیا گیا ترجمہ ہے جو شبیر برادرز لاہور سے نشر کیا گیا۔ یہ ترجمہ انہوں نے 11 اگست سال 1995ء /1416ھ میں مکمل کیا۔ یہ تصنیف 72 صفحات کی ہے۔

**مضامین**

ذکورہ تصنیف نبی کریم ﷺ کی صفت، تصورات کا علم، فقر مہجور و فقر وصال، علم تصرف، اقرار و تصدیق، علمِ آدم، ہشت علم رہبر دیدار خدا تعالی، کرامتِ بنی آدم برائے معرفتِ حق، اہلِ بندگی، واہلِ شرمندگی، فرضِ اکبر، اقسامِ ہوا، چہار نشانِ علماء، چہار نشانِ فقراء اور صاحبِ توحید و مقام لی مع اللہ وغیرہ کے مطالب بیان کیئے گئے ہیں۔

**10-دیوانِ باہو**

خطی نسخہ موسوم بہ دیوان شریف مکتوبہ اہموں (نور احمد) 1334ھ /[1916ء]، صفحات 97 ہیں۔ مذکورہ نسخہ ڈاکٹر سلطان الطاف علی کے پاس موجود ہے۔ اسکے علاوہ جو نسخہ زیرِ تحقیق لایا گیا ہے وہ ڈاکٹر سلطان الطاف علی کا ترتیب دیا ہوا ہے، اور پہلی دفعہ سلطان باہو اکیڈمی لاہور سے سال 1991ء /[1411ھ] میں طبع ہوا، طبع ثانی سال 2003ء /[1424ھ] میں اسی اکیڈمی سے ہوئی، اور تیسری دفعہ باہو پبلیکیشنز لاہور سے 2008ء /[1429ھ] میں طبع ہوا۔

**مضامین**

یہ دیوان سلطان باہو کا شعری مجموعہ ہے جس میں وجدانی اور عارفانہ غزلیں مستانہ وار کہی گئی ہیں۔ تمام دیوان عارفانہ اور عاشقانہ مطالب کا حامل ہے۔ انکا طریق سمجھنے کیلئے درج ذیل اشعار کو ملاحظہ کریں:

مینمائی خویش را صوفی منم
در دیارِ عابد وزاہد منم
چند با خود بینی و باشی مدام
کے رہی زین دلق درویشی منم
گر منی را سر دانی راہ رو
تا نگوئی بار دیگر کیں منم
یار گفتن من نمی شاید ترا
زانکہ من ابلیس گفتہ کیں منم
تو چرا من من کنی اے جانِ من
آنکہ یک قطرہ منی گوئی منم[12]

یہ تصنیف سلطان باہو کی فارسی غزلوں کا مجموعہ ہے۔ اس دیوان میں 54 غزلیں ہیں۔ سلطان باہو کی فارسی غزلیں ہیں اور متن کے ساتھ پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی کا کیا ہوا ترجمہ بھی شامل ہے۔

**11- رسالہ روحی**

سلطان حامد کا لکھا ہوا یہ خطی نسخہ سال 1294ھ/[1877ء] میں لکھا گیا۔ یہ رسالہ 11 صفحات پر مشتمل ہے۔ اسکے علاوہ جو نسخہ راقم کے پاس ہے وہ ڈاکٹر سلطان الطاف علی کا مدون نسخہ ہے۔ فارسی عبارت کے ساتھ ساتھ اردو ترجمہ بھی پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی کا موجود ہے۔

**مضامین**

طلاعات سری و عرفانی، ہفت روح سلطان الفقر، تخلیق کے اسرار اور روز الست کا معاہدہ، آٹھ مطالب بیان ہوئے ہیں: اول تخلیق کی وجہ، دوم تخلیق اور فلسفہ شہود و وجود، سوم نور احمدی، چہارم ذکر ہفت روح سلطان الفقر، پنجم مصنف کا اپنا تعارف، ششم رسالہ کے وصف میں، ہفتم مخلوق کو ہدایت و تلقین کرنے کا حکم، ہشتم محبوب خدا ہو جانے کے بیان میں۔ اس تصنیف میں سلطانِ باہو نے فلسفہ وحدت کو بدرجہ اتم بیان فرمادیا ہے، مثال کیلئے کچھ عبارت مع ترجمہ ذکر کی جاتی ہے۔ ملاحظہ کریں:(بدانکہ فقیر نورِ مطلق، مؤلف تالیفِ ایں کتاب مستطاب، پردہ حجب حجابِ تمامی بر انداختہ، عین العین وحدت گشتہ، سبحان اللہ! جسم ایں بندہ را پردہ ضعیف حائل، خود بخود درمیان ہزارہائے اسرارِ عجیبہ ولطیفہ ہائے غریبہ، خود ناطق خود منطوق، خود کاتب خود مکتوب، خود دال خود مدلول خود عاشق خود معشوق۔[13])

**12-سلطان الوہم**

یہ کتاب جیکب آباد میں سید سلطان شاہ کی لائبریری میں 1977ء/[1397ھ] کو دریافت ہوئی۔ یہ مخطوطہ ہے جس کا کاتب نامعلوم ہے۔ کتابت کا سن 1209ھ/[1795ء] ہے۔ اس کے علاوہ جو نسخہ راقم کے پاس موجود ہے وہ 173 صفحات پر مشتمل، فارسی متن کے ساتھ اردو ترجمہ پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی کا درج ہے، باہو پبلیکیشنز، لاہور، 2013ء/[1798ھ] میں طبع ہوا۔

**مضامین**

راہِ دل، پیرِ کامل، ہر لحظہ وعیدِ محقق، وہم، دیدار و عاشق، گوہر انفاس، عشق، تجلی، دو گواہ عشق، وجود موجودات، شجر چہارم عالم در انسان کامل، کرب، اوہام، علم، فلسفہء تنزل و تخلیق کائنات وغیرہ کا بیان ہے۔

13- شمس العارفین

یہ رسالہ فضل کریم ولد احمد دین قوم جٹ راں کا لکھا ہوا مخطوطہ سن 1354ھ /[1935ء] میں لکھا گیا، 104 صفحات پر مشتمل ہے۔ جو مطبوعہ نسخہ زیرِ تحقیق لایا گیا ہے وہ ڈاکٹر سلطان الطاف علی کا ترتیب دیا ہوا مع اردو ترجمہ کے ساتھ باہو پبلیکیشنز لاہور سے سال 2010ء میں شائع ہوا۔ یہ نسخہ اردو ترجمہ کے ساتھ 154 صفحات پر مشتمل ہے۔

مضامین

سات ابواب پر مشتمل یہ رسالہ ہے۔ جس کا پہلا باب کتاب کو پڑھنے کی فضائل میں ہے، دوسرا باب ذکر و فکر، تصور مشق وجودیہ اور علاج دل سیاہ کے بیان میں، تیسرا باب مراقبہ و مکاشفہ کے بیان میں، چوتھا باب فنافی الشیخ کے بیان میں، پانچواں باب ذکرِ مجلس محمدی ﷺ میں، چھٹا باب روحانی کی قبر پر دعوت پڑھنے کے بیان میں اور ساتواں باب متفرق صوفیانہ تعلیمات میں۔

14- طرفۃ العین

فقیر الطاف حسین قادری کا لکھا ہوا اردو ترجمہ پہلی بار ایم اشتیاق پرنٹرز لاہور سے طبع ہوا۔ شبیر پبلیشرز لاہور سے سن 1996ء/[1417ھ] سے نشر ہوا۔ اس نسخہ کے صفحات 88 ہیں۔ فارسی متن کا ترجمہ پہلے 35 صفحات پر مشتمل ہے۔ باقی صفحات ترجمہ کرنے والے کی تشریح پر مشتمل ہے۔ سر ورق لال رنگ کا ہے جس کے اوپر دائیں طرف اسم اللہ اور اسم محمد ﷺ دل کے نقش میں منقش ہیں۔

مضامین

مذکورہ تصنیف میں جو مضامین ذکر کیئے گئے ان میں سے ذکرِ معرفت، ذکر اللہ کی اقسام و فضیلت، مرشد و رہبر کی ضرورت و حقیقت، موت کا تذکرہ، آخرت کا دوام، مقامِ ازل، دنیا اور دنیاداروں کی مذمت، غور و فکر کی اہمیت، محمدی مجلس میں حاضری، علمِ ظاہر و باطن کی فضیلت اور اقسامِ نفس وغیرہ کا تذکرہ ہے۔

15- عقل بیدار

اس کتاب کا خطی نسخہ جو ڈاکٹر سلطان الطاف علی کی رسائی میں آیا وہ مکتوبہ محمد الدین پسر میاں جیلانی بخش گجراتی سن 1298ھ ہے۔ یہ تصنیف 228 صفحات کی ہے۔ ابتدائی 18 صفحات ناپید ہیں۔ اس کے علاوہ جو نسخہ راقم کے پاس موجود ہے وہ العارفین کا طبع شدہ ہے اور اس کے مرتب و مترجم سید امیر نیازی ہیں۔ سن طبعِ اول 2008ء اور موجودہ نسخہ کی نشر و اشاعت 2015ء کی ہے اور صفحات کی تعداد ترجمہ سمیت 331 ہے۔

مضامین

علمِ دعوتِ قبور اور تصورِ ذات اسم اللہ سے ہدایت حاصل ہوتی ہے، مرشد کا طالب کو فیض دینے کا طریقہ کیا ہونا چاہیئے؟ علم و یقین، علم برائے نفس، علم برائے قلب و روح، طالب العلم علماء، طریقہء قادریہ کے فضائل کا ذکر، شرحِ صدور کا تذکرہ، مراقبہ کا ذکر اور طالب المولیٰ فقراء کا بیان، طریقہ دعوت بر قبرِ محمد ﷺ، سگ اصحاب کہف و شیطان، استماع سرود، علاج امراض قلوب، مشق وجودیہ، تصور اسم اللہ، کشف مقام منجم و شرح دم، فقر و قرب حضور اور شرح دعوات متفرقہ اس کتاب میں بیان کیئے گئے ہیں۔

16- عین العارفین

خطی نسخہ 1398ھ /[1978ء] کو یہ کتاب سید سلطان شاہ کے کتابخانہ سے دریافت ہوئی۔ اسکا سال تصنیف 1100ھ ہے۔ 1209ھ /[1795ء] کی کتابت ہے کاتب کا نام معلوم نہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر سلطان الطاف علی کی ذاتی لائبریری میں ہے۔

**مضامین رسالہ**

اس رسالے میں ذکرِ نفس، عِلم، فَقر، دَم، مُرشد، دنیا و استدراج کے بیان مذکور ہیں۔

**17- عین الفقر**

یہ کتاب مسجع نثر ہے۔ جو نسخہ زیرِ تحقیق لایا گیا ہے وہ العارفین پبلیکیشنز کا ہے، مترجم و مرتب سید امیر خان نیازی ہیں۔ صفحہ کے دائیں طرف فارسی متن اور بائیں طرف اردو ترجمہ ہے۔ طبع اول: سن 1993ء/[1413ھ]، اور موجودہ نسخہ 2016ء/[1437ھ] میں نشر ہوا۔ حاشیہ پروفیسر سید احمد سعید ہمدانی نے لگایا۔ 387 صفحات پر مشتمل ہے۔

**مضامین**

یہ کتاب دس ابواب پر مشتمل ہے: حقیقتِ قلب، مرشدِ کامل، سری و جہری افکار، مقاماتِ فقر، اسمِ ذات و توحید فنا فی اللہ، شرح تجلیات، شرح استغراق، تربیت نفس، شرح در عالم و فقیر اہل اللہ اور شرح مراقبہ وغیرہ اس کے مضامین ہیں۔

**18- فضل اللقاء**

اِس تصنیف کا جو نسخہ راقم کے پاس موجود ہے وہ اردو ترجمہ ہے۔ پروگریسو بکس لاہور سے سال 1994ء میں طبع ہوئی اور 176 صفحات پر مشتمل ہے۔

**مضامین**

مشقِ وجودیہ کا ذکر، تعریف و توصیف شاہ عبد القادر جیلانی، ذکرِ عرفان، طالب و مرشد کا بیان، شوق کی تعریف، طریقہ قادری کا ذکر، فضیلتِ علم، تقلید اور توحید وغیرہ کا مذکورہ رسالے میں ذکر ہے۔

**19- قرب التوحید**

جو نسخہ زیرِ تحقیق لایا گیا ہے وہ فقیر الطاف حسین قادری کا مترجمہ اردو نسخہ ہے۔ شبیر برادرز، لاہور سے نشر کیا ہوا ہے اور اسے اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز، لاہور نے طبع کیا۔ کتاب کے کل صفحات 96 ہیں، اصل رسالے کا ترجمہ 41 صفحات پر مشتمل ہے اور مترجم کی طرف سے رسالے کی شرح میں باقی صفحات ہیں۔ سن اشاعت ندارد۔

**مضامین**

حاضرت اسم اللہ ذات، اقسام مرشد، دعوت قبور، شرح دیدار حضرت محمد رسول اللہ ﷺ، وجود مبارک وصورت مبارک حضرت محمد ﷺ اور الہامات جیسے عناوین پر یہ رسالہ مشتمل ہے۔

**20- قرب دیدار**

اسکا قلمی نسخہ 146 صفحات کا مجموعہ ہے۔ اور اس کا مطبوعہ نسخہ محمد شریف عارف نوری نقشبندی کا اردو ترجمہ ہے۔ اس کو پریگریسو بکس لاہور سے 1993ء میں طبع کیا گیا۔ صفحات کی تعداد 127 ہے۔

**مضامین**

طالب و مرشد، شرح دعوت، تصور، عامل و کامل اور عالم کی اقسام کے ضمن میں مباحث ہیں۔

**21- کشف الاسرار**

مخطوطہ رسالہ 18 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ نثری رسالہ توحید و عرفان کے مضامین پر مشتمل ہے۔

**مضامین**

اس رسالہ کے مضامین میں انسانِ کامل، دعوت سورہ مزمل، تاثیرِ تصورِ اسم ذات، تصورِ شیخ اور اس کا اثر، مرشد کامل و مرشد ناقص کا ذکر، علم ناسوت، ملکوت، جبروت اور لاہوت وغیرہ کے ضمن میں ابحاث موجود ہیں۔ بیان کیا گیا ہے کہ انسان کامل کے آٹھ اوصاف ہیں، فقیر کو تصور اسم اللہ، للہ، لہ، ھو محمد، فقر و فنافی الشیخ لایحتاج کے مراتب پہ فائز کر دیتا ہے۔ طالب مولی تمام مقامات کی سیر کرتے ہوئے حقیقت رحمانی پر پہنچ کر سکون کرتا ہے۔

**22-کلید التوحید (صغیر)**

اس کتاب کا مخطوطہ نسخہ 63 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب معنوی، فصیح نثری، علمی، معرفت اور تاثیر باطنی کی حامل ہے۔

**کلید التوحید (کبیر)**

اس کتاب کا خطی نسخہ 322 صفحات پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب عارفانہ رشد و تلقین پر مبنی ہے، نثر کے فن اور طرز بیان کے لحاظ سے بھی گرانمایہ کلام ہے۔ اور راقم کے پاس العارفین پبلیشرز لاہور کا شائع شدہ نسخے کا مطالعہ کیا گیا۔

**ضامین**

علم کے اوصاف، عالم بیخودی، عرفان و عارف، ولادت آنحضرت ﷺ اور وجود مبارک ﷺ، خاص الخاص چھ مرتبے، غوث و قطب کی اقسام، قیام قیامت، فقراء کامل و علماء عامل، صبر اور اسلام، انسانی وجود مثل طلسمات، تصنیف کی اہمیت، آواز کا مقام، انسان کا باطن اور ظاہر، علماء کی ارواح اور فقراء کی ارواح، ایک درویش اور دو طالبوں کی حکایت، عوام کا رزق اور خواص کا رزق، یقین کی تین اقسام، تصور اسم اللہ، احادیث کی فقر محمدی ﷺ، عیسی علیہ السلام اور انکی امت کی حکایت، دعوت و تصرف وغیرہا کی تفصیل ہے۔

**23-کلید جنت**

اس کتاب کا خطی نسخہ 106 صفحات پر مشتمل ہے سال 1405ھ / [1985ء] میں ڈاکٹر محمد صادق مانسہرہ والے نے تحریر کیا ہے، ہر صفحہ پر 12 سطریں ہیں۔

**مضامین**

یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے: پہلا باب کتاب کی اہمیت، دوسرا باب طریق ذکر، تیسرا تصور، چوتھا مراقبہ، پنجم فنافی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ششم مجلس محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ہفتم دعوت، اور آٹھواں باب تجلیات متفرقہ کے بیان میں ہے۔

**24-گنج الاسرار**

اس کتاب کا مخطوطہ نسخہ 20 صفحات پر مشتمل ہے، یہ نثر میں معرفت پر مشتمل ہے۔ جو نسخہ راقم کے پاس موجود ہے وہ شریف عارف نوری صاحب کا کیا ہوا اردو ترجمہ ہے۔ اس کی ابتداء میں عالم فقری کا لکھا ہوا سلطان باہو کا مختصر تعارف، سید انوار الحق ظہوری کی حمد، سید شیر محمد ترمذی کی نعت مترجم کے مقدمہ سمیت 144 صفحات پر مشتمل ہے۔

**مضامین**

اس رسالہ میں طریقہ قادریہ، ذکرِ دنیا، شاہ محی الدین جیلانی کے فرامین کا تذکرہ، ذکرِ دوام و ذکر خفی کا تذکرہ، مرشد کی تعریف و توصیف اور ان کے علاوہ دیگر عنوانات ہیں۔

**25-گنجِ دین**

سلطان باہو کا حال ہی میں نیا دریافت شدہ رسالہ "گنج دین" ڈاکٹر سلطان الطاف علی نے تدوین کر کے اردو با محاورہ ترجمہ کے ساتھ باہو پبلیکیشنز کے تحت 2020ء میں طبع کرا لیا ہے جو ایک عمدہ اضافہ اور پیشرفت ہے۔

**مضامین**

اس کتاب کے محتویات میں سے مرشد کامل کا حصول، طریقہ قادری کی فضیلت، تصورِ اسم اللہ ذات، تصرف، فنافی اللہ، فقر کی فضیلت، ذکر کی فضیلت اور نقش مشق وجودیہ ہیں۔

**26- مجالسۃ النبی**

اس کتاب کا خطی نسخہ 45 صفحات پر مشتمل ہے یہ نثری رسالہ ہے، سال 1306ھ /[1889ء] میں محمد رضا نے میانہ قلم میں تحریر کیا۔

**مضامین**

عارف، علم کی اہمیت، شرح نفس، قلب وروح، فنافی الشیخ وفنافی الرسول، تاثیر اسم اللہ ذات، وجود انسانی میں اربعہ عناصر، پیر ومرشد وغیرہا کے ضمن میں مباحث ہیں۔

**27- محبۃ الاسرار**

اس کتاب کا خطی نسخہ 31 صفحات پر مشتمل ہے، ہر صفحہ 17 سطروں پر مشتمل ہے نثری تحریر ہے، سال 1323ھ /[1905ء] میں گل محمد سندھی نے تحریر کیا ہے۔

**مضامین**

انسان کامل، محبت الٰہی، قرب حق، حدیث فقر اور فقیر وغیرہا رسالہ کے اہم مضامین ہیں۔

**28- محکم الفقراء**

اس کتاب کا خطی نسخہ 81 صفحات پر مشتمل ہے، ہر صفحہ 11 سطروں پر مشتمل ہے، سال 1326ھ /[1908ء] میں علی محمد ولد محبت شاہ نے لکھا ہے۔ جو نسخہ راقم کے پاس موجود ہے وہ متن فارسی مع اردو ترجمہ از ڈاکٹر کے بی نسیم 109 صفحات پر مشتمل ہے۔ گلزار کلینک لاہور نے 1997ء/[1418ھ] میں نشر کیا ہے۔

**مضامین**

یہ تصنیف پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ اول: معرفت، فقر اور ظاہر وباطن کے بیان میں۔ دوم: مرشد کو طالب کے اوصاف میں، جلال وجمال، راہ مستقیم، خاقانی اور فنا، ترک دنیا، حکایت موسی علیہ السلام میں۔ سوم: فقر کے متعلق چالیس احادیث کا ذکر ہے۔ چہارم: اسم اللہ اور عاشق فقیر کی حقیقت۔ پنجم: ذکرِ دعوت اور شرحِ دعوت کے بیان میں۔ نمونہ کلام: " باید دانست ہر کہ اسم اللہ را با تصور برزخ بر دماغ بگیرد وبہ بیند اسم اللہ، ہر گز خواب بچشم ندہد۔ ہر زمان جائے دیگر وہر ساعت مکانی دیگر۔ خوردن مجاہدہ وخواب مشاہدہ۔[14]" ترجمہ:

" جاننا چاہیئے کہ جو شخص اسم اللہ کے برزخ کا تصور دماغ میں کرتا ہے اور اسم اللہ کو دیکھ لیتا ہے اس کی آنکھوں میں ہرگز نیند نہیں آتی۔ اور ہر گھڑی دوسرے ہی مقام میں اور ہر وقت اور ہی مقام میں پہنچتا ہے۔ اس کی خوراک مجاہدہ اور اس کا خواب مشاہدہ ہو جاتا ہے۔[15]" یعنی سلطان باہوؒ کے نزدیک اسم اللہ کے تصور سے طالب مقاماتِ روحانیہ کی ترقی کی عروج تک ایسے پہنچتا ہے کہ اسے کھانے پینے کی ضرورت بھی نہیں رہتی اور نہ سونے کی حاجت ہوتی ہے۔ وہ فنافی اللہ ہو جاتا ہے۔

**29- محک الفقر (صغیر)**

اس کتاب کا خطی نسخہ 298 صفحات پر مشتمل ہے اور ہر صفحہ 11 سطور پر مشتمل ہے۔ سال 1327ھ /[1909ء] میں عبد اللہ غلام قادری کا شکستہ قلم سے لکھا ہوا نسخہ ہے، بایں طور کہ ایک صفحہ پر اصل متن ہے اور اسکے مقابل صفحہ پر اسکا اردو ترجمہ ہے، اسکا اردو ترجمہ محمد دین ولد میاں جیلانی قریشی ہاشمی ساکن گجرات کا کیا ہوا ہے۔

**مضامین**

اس کتاب میں پانچ ابواب ہیں، اول باب در بیان عشق، دوم در بیان قلب، سوم در بیان دعوت، چہارم در بیان اسم اللہ و پنجم در بیان چہل حدیث۔ ان ابواب کے تحت متفرق افکار صوفیانہ مذکور ہیں۔

**30- محک الفقر (کبیر)**

اِس کتاب کا مخطوطہ نسخہ 428 صفحات کا ہے۔ سن 1343ھ /[1925ء] میں بہادر شاہ نے کھلے کاغذ پر درمیانہ قلم سے لکھا۔ اس کے علاوہ جو نسخہ راقم کے پاس موجود ہے وہ العارفین پبلیکیشنز لاہور سے بارِ دیگر 2015ء /[1436ھ] میں نشر کیا ہوا ہے۔ دائیں صفحات اصل متن فارسی پر مشتمل ہیں اور بائیں صفحات پر سید امیر نیازی کا لکھا ہوا اردو ترجمہ ہے۔ کل 777 صفحات ہیں۔

**مضامین**

اس کتاب میں مسئلہ روح، نفس، عقل و علم کا ذکر، ترتیبِ سلوک کا ذکر، نماز استخارہ پڑھنے والے کی حکایت، حقیقتِ تصوف، علماء و فقراء کا بیان، دنیا و اہل دنیا کا ذکر، خیر و شر کا تذکرہ، کلمہ طیب کی فضیلت، نورِ محمدی ﷺ کا بیان، عشاق، ذکر، نظریہ ہمہ اوست، فرضِ ظاہر و فرض باطن، صفت قرآن، ایک موحد عورت کی کہانی، علم لدنی و عقل کل، قلب مؤمن و عرش اعظم، دعوت قرآن، فقر لایحتاج۔

**31- مفتاح العارفین**

اس کتاب کا خطی نسخہ 54 صفحات پر مشتمل ہے، ہر صفحہ کی 17 سطریں ہیں، سال 1322ھ /[1904ء] میں گل محمد سندھی نے تحریر کیا۔ اسکے علاوہ جو نسخہ راقم کے پاس موجود ہے وہ محمد شریف عارف نوری کا اردو مترجم نسخہ ہے جو پہلی بار پروگریسیو بکس لاہور سے 1993 /[1413] میں طبع ہوا اور دوسرا ایڈیشن 2011ء /[1432ھ] میں نشر ہوا۔ یہ نسخہ 240 صفحات پر مشتمل ہے۔

**مضامین**

عالم و فقیر، مجلس سرور کائنات ﷺ، عملی سلوک بسلسلہ روحانی تعلیمات، دربارہ دعوت قبور جیسے عنوانات کی مباحثو غیرہ ہیں۔ نمومہ کلام: دنیا کی بے وفائی کا ذکر کرتے ہوئے اس کتاب میں سلطان باھو کہتے ہیں: "اے ابو الہوس! دنیاوی راحت بجلی کی چمک کی طرح بے ثبات ہے اور اسکی محبت بادل کی تاریکی کی طرح بے بقا ہے۔ نہ اسکی نعمتوں کے فوائد سے الفت کرنی چاہیئے اور اسکے رنج کی سختیوں کا غم کرنا چاہیئے۔ اہلِ عقل وہی ہے جو عداوت سے بچے۔ اسکی پرہیز، قوت اور شوکت دشمن سے زیادہ ہو۔ بہادروں کی بہادری اور دلیری لڑائی کے دن معلوم ہوتی ہے اور امینوں کی دیانتداری لین دین کے دن۔ عورت اور بال بچے کی وفاداری تنگدستی کے دن۔ دوستوں کی حقیقت بدبختی کے دن۔ [16]" یعنی دنیا فانی اور عارضی ہے اسکو کوئی دوام نہیں اس کی کسی شے پر بھروسہ نہ کرنا چاہیئے کیونکہ اس میں ثبات نہیں۔

**32- نور الہدٰی (صغیر)**

اس کتاب کا خطی نسخہ 63 صفحات پر مشتمل ہے، ہر صفحہ 11 سطروں پر مشتمل ہے، سال 1356ھ /[1937ء] میں صاحبزادہ سلطان نور حسین ولد سلطان محمد نواز نے تحریر کیا۔

**مضامین**

اس رسالہ میں پانچ ابواب ہیں، اول در فقر، دوم در ذکر، سوم در مراقبہ، چہارم در تجلی، پنجم در دعوت۔ ان ابواب کے تحت مباحث ہیں۔

**33-نور الہدی (کبیر)**

اس کتاب کا مخطوطہ 298 صفحات پر مشتمل ہے، سال 1312ھ/[1894ء] میں صاحب داد ولد ملا محمد عرف ابڑو میہ ساکن شہر خیر پور، فقیر مہو والا نے تحریر کیا۔ ڈاکٹر سلطان الطاف علی نے حال ہی میں 2019ء میں تحقیق و تدوین کر کے اس کتاب کا اردو میں ترجمہ کر کے شائع کرا دیا ہے۔ اس سے قبل العارفین والوں نے بھی سید امیر خان نیازی کی ترتیب شدہ کتاب پبلش کروائی تھی۔

**مضامین**

شرحِ دعوت بر قبور، شرح فقر و فقیر، مراتب "موتوا قبل ان تموتوا کی تشریح، خواب کی حقیقت اور اسکی تشریح و تعبیر، شرحِ معرفتِ دم اور معرفتِ عارف، بیانِ فقیر اہلِ توحید اور اہلِ تقلید، فقرِ محمدی ﷺ کا تذکرہ، عین العلم کی حقیقت، عشق کا ذکر، مستی اور طی کی تشریح، اسکے بعد مراقبہ اور استغراق کا تذکرہ ہے، پھر صفتِ پیر دستگیر اور سلسلہ قادریہ کی تعریف، پھر نور، ذکر اور ذکر اللہ کی شرح، اسکے بعد احوالات حاضراتِ دائرہ نقشِ وجودیہ، پھر حضرت محمد ﷺ کے روضہ پر دعوت کا طریقہ، اسکے بعد الہام اور حاجی کی تعریف، پھر ظاہر و باطن کا ذکر ہے اور اسکے بعد انسان کی تعریف ہے، پھر فقر محمدی ﷺ، شرح حضوری وغیرہا کے تحت مباحث ہیں۔

## نتائج تحقیق

اس تحقیق کے درج ذیل نتائج ہیں جو تحقیق کے بعد سامنے آئے:

1- سوانح نگاروں کے مطابق سلطان باہو کی کل ایک سو انتالیس تصانیف تھیں۔
2- موجودہ ایام میں 34 تصانیف تک پائی جاتی ہیں۔
3- ان تمام کتب میں سلطان باہو کے صوفیانہ افکار میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔
4- سلطان باہو کے نمایاں افکار میں سے فقر، فقیر، راہِ سلوک کا ہر تصنیف میں ذکر کیا گیا۔
5- سلطان باہو کی فکر وحدت الوجود کا بھی اکثر کتب میں شائبہ ملتا ہے مگر "رسالہ روحی" اور "سلطان الوہم" میں یہ فکر بدرجہ اتم موجود ہے۔
6- موجودہ اکثر تصانیف شائع ہو چکی ہیں مگر بعض تا حال طبع کے مراحل میں ہیں۔

**Refrences**

[1]Surah al-Talaq, 3:65.
[2]Surah al- Ahzab, 33: 3,4.
[3]Rehman Baba, Abdurrehman, al maroof Ghauri Mehmind (1042 AH/[1633]- 1118 AH/1706) pp 332.
[4]*Surah al- Nisa,* 4: 80.
[5]*Surah al-Nisa,* 4:69.

[6]- Sultan Bahu, *Ain – ul- Faqr*, 119
[7]Sultan Bahu, *Asrar e Qadri*, Murattib: Muhammad Ali, Charagh, (Lahore : Nazeer Sons Publishers, 2006/[1427 AH] ) Pp 116.۔
[8]Sultan Bahu, *Auring Shahi*, Murattib: Dr Sultan Altaf Ali, pp 22
[9]Sultan Bahu, *Auring Shahi*, pp 23۔
[10]Sultan Bahu, *Taigh e Barhana*, pp 33, 34
[11]Sultan Bahu, *Taigh e Barhana*, pp 33, 34
[12]Sultan Bahu, *Diwan e Bahu*, (Lahore: Bahu publications, 2008/ [1429] ) Ghazal number: 29, pp 86.
[13] Sultan Bahu, *Risalah Roohi*, Murattib: Dr Sultan Altaf Ali , (Lahore: Bahu publications,2017), pp12,14.,
[14] Sultan Bahu, *Muhkam ul Fuqara*, Mutarjim: Dr KB Naseem, (Lahore: Gulzar Clinic 1997), pp 76.
[15]Sultan Bahu, *Muhkam ul Fuqara*, pp 77.
[16] Sultan Bahu, *Miftah ul Arifeen*, Mutarjim: Shareef Arif Noori, (Lahore: Progressive Books, 2011), pp 59.